© rasailojaraid.com

فہرست کتب وغیرہ

اخبار اہلحدیث

یہ اخبار دین و دنیا کا مجموعہ ہے
اسمیں مذہبی اور اخلاقی مضامین
فتوی۔ اور مخالفین کے اعتراضات
کے جوابات اور ایک دو صفحوں میں دنیا
بھر کی چیدہ چیدہ خبریں درج ہوتی
ہیں۔ قیمت سالانہ عہ
۱۲
منیجر اہلحدیث امرتسر

مرقع قادیانی

مرزا قادیانی کے بہت سے مضامین
کی تردیدوں کا مجموعہ۔ قیمت
مع محصول عسہ

مرقع دیانندی

اس رسالہ میں سوامی دیانند
جی کا کچا چٹھا دکھایا گیا ہے۔ بڑا
لطیف اور قابل دید رسالہ ہے
قیمت صرف ۳ ر

تقابل ثلاثہ

توریت انجیل اور قرآن
کا مقابلہ صفحے کے تین کالموں
میں تینوں کتابوں کی اصل عبارتیں منقول ہیں
نیچے حواشی ہیں فرق بتلا کر قرآن مجید کی فضیلت
ثابت کیگئی ہے عیسائیوں کی بحث کا انقطاعی
فیصلہ ہے۔ قیمت مع محصول ڈاک عسہ

حق پرکاش

آریوں کے گرو دیانند جی
نے ستیارتھ پرکاش
میں قرآن شریف پر شروع سے اخیر تک جو اعتراض کئے
ہیں انکا یہ مفصل اور مکمل جواب ہے جسکو ان سے تعلق
رکھتا ہے۔ قیمت ۸ ر

ترکِ اسلام

مہاشہ دھرمپال دنو آریہ
سابق عبدالغفور کے رسالہ
ترکِ اسلام کا معقول اور مفصل جواب۔ شروع
میں نبوت محمدیہ کا ثبوت اور اخیر میں قرآن مجید کے
الہامی ہونے کے دلائل قیمت ۶ ر

الہامی کتاب

وید اور قرآن کے الہام
پر مسلمان اور آریہ
عالموں کی مفصل بحث کیا ہے؟ تمام مباحث
کا فیصلہ ہے۔ قرآن مجید کے الہامی ہونیکا پورا
اور کامل ثبوت ہے۔ قیمت ۶ ر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

لن یجعل اللہ للکافرین علی المؤمنین سبیلا

خاص نمبر موسومہ

تبر اسلام

بجواب

تخل اسلام

از مسلمان

پہلے مجھے دیکھیے

زمانہ میں جہان اور سینکڑوں تغیرات ہوتے ہین۔ مذہبی انقلابات بھی روزمرہ ہوتے رہتے ہین۔ مگر دانا جانتے ہیں کہ ایک مذہب کو چھوڑکر دوسرے مذہب کو قبول کرنا دو باتوں پر مبنی ہے۔ (۱) تو متروکہ مذہب مین خرابی کا ہونا (۲) دوئم مقبولہ مذہب میں اُس کے مقابل ہمہ وجوہ خوبیوں کا ہونا پہلی وجہ سے مذہب متروکہ کو چھوڑ سکتا ہے مگر دوسرے مذہب کو قبول کرنیکے لئے بھی معقول وجوہات ہونے چاہیئے۔

مثلاً ایک شخص اسلام کو چھوڑکر آریہ ہوا اور ایک شخص اسلام چھوڑکر بالکل لامذہب ہو گیا اب غور سے دیکھا جائے تو ان دونوں کی ذمہ واریوں میں بہت بڑا فرق ہے۔ اسلام کے چھوڑنے کی وجوہات بیان کرنے میں تو دونوں برابر کے ذمہ وار ہیں مگر آریہ مذہب کے اختیار کرنیکی

© rasailojaraid.com

وجوہات بتلانا خاص آریہ کا کام ہے۔ اگر یہہ آریہ بھی مثل لامذہب کے صرف عیوب اسلام ہی بیان کرنے پر قناعت کریگا تو سمجھا جائیگا کہ آریہ مذہب کو اس نے بے وجہ قبول کیا یا اُسکی خوبیاں بیان کرنے سے عاجز اور قاصر ہے۔ اسی اصول کے مطابق ہم نے رسالہ **ترک اسلام** میں مہاشہ دہرمپال (عبد الغفور مرتد) سے تقاضا کیا تھا کہ اسلام چھوڑنے کی وجوہات میں تم نے رسالہ ترک اسلام شایع کیا۔ جس کے جوابات بھی سُن لئے۔ اب تمہارا فرض ہے کہ تم ایک رسالہ اخذ وید بھی لکھو جس سے معلوم ہو سکے کہ تم نے آریہ مذہب کو کن خوبیوں کے لحاظ سے قبول کیا۔ مگر افسوس اُس نے آجتک اپنا یہ فرض ادا نہ کیا جس سے ناظرین سمجھ سکتے ہیں کہ وہ اپنے فرض منصبی سے فارغ البال نہیں ہوا۔

اسکے بعد اوسکا دوسرا فرض (جسکو اُس نے شروع بھی کیا تھا) یہہ تھا ترک اسلام کا جواب الجواب تمام لکھتا مگر افسوس کہ وہ اس فرض میں بھی قاصر رہا۔ تہذیب الاسلام کی چار جلدوں میں اُس نے ترک اسلام کے ایک سو سولہ اعتراضوں میں سے صرف اکیاسی کے جواب الجواب لکھی باقی کو چھوڑ گیا۔ کیونکہ ان اکیاسیوں کے جوابات ہم نے تغلیب الاسلام میں پھر دیدیئے تھے۔ ہاں اسلام کی نسبت سراسر بدگوئی کا ایک رسالہ اور شایع کیا جس کا نام ہے **تخل اسلام** اس رسالہ میں اس بدزبان۔ بدلگام نے ایسی دل آزاری سے کام لیا ہے کہ ہم اُس کی مثال سانپوں اور بچھوؤں میں بھی نہیں دکھا سکتے جنکی نسبت کہا گیا ہے کہ ؎

نیش عقرب نہ از پے کین ست

مقتضاء طبیعتش این ست

پھر طرفہ تر یہہ ہے کہ مرتد مذکور جب مسلمانوں کی طرف سے کوئی لفظ ترکی بترکی سنتا ہے تو مسلمانوں کی تہذیب کی شکایت کرتا ہے۔ حالانکہ انصافاً و قانوناً جتنا سلوک مسلمانوں کو اس سے کرنیکا حق حاصل ہے اُسکا کروڑواں حصہ کیا کچھ بھی نہیں کیا جاتا کیونکہ یہہ ظاہر ہے کہ جب کوئی شخص کسی قوم کے ہادی اور سب کے پیشوا کی نسبت برا لفظ کہے یا بے ادبی کرے تو گویا (گویا نہیں یقینی) اُس نے تمام قوم کا دل دکھایا پس اسکے جواب میں حق تو یہ ہے کہ تمام قوم ایک ایک کرکے اُس بدگو کو اُسی قدر ستالیں جتنا کہ اُس نے سب کو ستایا ہے تب بھی جا کر

"عوض معاوضہ گلہ ندارد" کا مصداق ہو۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا کے کروڑہا مسلمانوں کی دل آزاری کے بدلے میں کسی ایک دو مصنفوں نے مرتد مذکور کو کوئی کلمہ سخت وہ بھی بجا کہا ہوگا تو پھر اُسکا کیا حق ہے کہ وہ شکایت کرے ؎

دل ہی تو ہے نہ سنگ و خشت درد سے بھر نہ آئے کیوں
روئینگے ہم ہزار بار کوئی ہمیں ستائے کیوں

اگرچہ آریہ سماج نے روز پیدائش ہی سے اپنی ڈیڑھ ہی رکھی جو بحکم ؎

خشت اول چوں نہد معمار کج
تا ثریا مے رود دیوار کج

کجی ہی میں ترقی کرتی گئی بہت سے بدزبان ان میں پیدا ہوئے۔ مگر انصاف یہہ ہے کہ دہرمپال مرتد کے برابر کوئی نہیں پہونچ سکتا سچ ہے ؎

نہ ہوئی ہے نہ ہوچکیگا تمہاری ظلم کیشی کو
ہزاروں ہو چکے ہیں گرچہ تم سے فتنہ گر پہلے

ہم نے اپنے دعوی کا ثبوت (کہ آریہ سماج نے بدزبانی کی بنا لگائی اور دہرمپال مرتد نے اُس کو کہانتک ترقی دی) تغلیب الاسلام جلد اول اور دوئم کے دیباچہ میں فہرست بتلا کر دکھا چکے ہیں۔ شائقین ملاحظہ کر سکتے ہیں۔

اس موقعہ پر ہم کو ہندوؤں کے ایک پرانے باخبر ایڈیٹر کی تصدیق کرنی پڑتی ہے جو لکھتا ہے کہ جتنے بدمعاش ہیں وہ آریہ سماج کی پناہ میں آنے کو طیار ہیں۔ آریہ سماج میں نام لکھا کر دوسروں کو برا کہنے کو طیار ہیں۔ (سناتن دہرم گزٹ لاہور بابت جولائے ۱۸۹۰ء)

اصل بات یہ ہے کہ مسلمان اور مسلمانوں کا مذہب ہمیشہ سے ایسی بدزبانی سننے کے عادی ہیں۔ جبکہ مسلمانوں کی مقدس کتاب میں پہلے ہی سے بتلایا گیا کہ مسلمانو! تم مخالفین اسلام

وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتَابَ مِنْ قَبْلِکُمْ وَمِنَ الَّذِیْنَ اَشْرَکُوْا اَذًی کَثِیْرًا وَ اِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِکَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ

پ ۴-۱۲

سے بہت کچھ بدزبانیاں سنوگے اسپر اگر تم صبر اور تقوے اختیار کروگے تو یہ کام بڑی بہادری کا ہے۔

© rasailojaraid.com

اس لئے ہم مرتد[۱] دہرمپال کو اور دیگر مخالفوں کو اطلاع دیتے ہیں کہ ؎

اب ہیں ظالم ستالے پہر ستانا ہو نہو

دنخل اسلام میں مرتد مذکور نے **اسلام** اور اہل **اسلام** پر دہ طرح سے حملے کئے ہیں۔ گویا کتاب کے دو حصے ہیں جن میں کل گیارہ فصلیں ہیں پہلی چار فصلوں میں ہندوستان کے شاہان اسلام کی برائیاں لکہی ہیں۔ بقیہ سات فصلوں میں اسلام کی عیب جوئی کی ہے اسلام کی برائیوں کی فصلوں کے عنوان یہ ہیں۔ (نقل کفر کفر نہ باشد)

محمد اور محمد کی تعلیم۔ **محمد** کی بیقراری اور مستورات ہند کی آہ وزاری۔ **محمد** کی جلد بازی اور شاہان اسلام کی خرابی۔ **محمد** کا دل اور محمدیوں کا دماغ۔ **محمد** کی سپرٹ اور کافروں کی گردنیں۔ **محمد** کی ناشکری اور یہود و نصاریٰ سے بیزاری۔ **محمد** کا اعلان اور تمام غیر مسلموں کی بیکسی۔ **محمد** کے سپاہی اور محمد کا بہشت۔

ناظرین ان عنوانوں ہی سے سمجھ سکتے ہیں کہ مرتد مذکور کیسا بدزبان اور دل آزار ہے۔ ایک ایسے بڑے بزرگ کو جسکے جان نثار اس وقت تمام دنیا میں آباد ہیں جو ایک زندہ قوم کا روحانی پیشوا ہے جو ایک بڑے حصہ دنیا کا روحانی بادشاہ ہے جسکے ادب کرنے کو دنیا کا ایک بہت بڑا گروہ نجات جانتا ہے اور جس کی بے ادبی کو حرمان سمجھتا ہے اُسی بزرگ کا نام ایسا خالی خولی مفرد کے صیغے سے لکہتا ہے جیسا کسی ادنے سے ادنے آدمی کا نام لیا جاتا ہے مانا کہ مرتد مذکور اپنی شومئی قسمت سے اس چشمۂ رحمت سے بے نصیب ہی مگر اُس کو اتنا تو شعور ہے کہ حضرت ممدوح (فداہ ابی واُمی) صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فدائی اس وقت دنیا میں اتنے ہیں کہ اُنکے مقابلہ میں آریہ سماج کے اشخاص کا شمار تو کیا معنے اُنکے سروں کے بالوں کا شمار بھی اس حد تک نہیں پہونچ سکتا خدا کے فضل سے اس وقت بہی تاجدار۔ وزرا۔ زمیندار۔ مالگذار۔ عالم۔ فاضل۔ شریف۔ رئیس۔ فلسفی۔ منطقی۔ مہندس۔ حکیم۔ طبیب۔ ہزاروں لاکہوں۔ بلکہ کروڑوں محمدی دروازہ

[۱] مرتد کے معنے ہیں اسلام سے پہرا ہوا قرآن مجید میں یہ لفظ آتا ہے مَنْ یَرْتَدَّ مِنْکُمْ (جو کوئی مرتد ہوگا وہ اپنا ہی نقصان کریگا) دہرمپال مذکور کو بہی یہ تعریف مسلم ہے لکہتا ہے مرتد وہ ہے کہ اسلام کو چہوڑ دے (تحل صفحہ ۱۱۹) پس یہ ایک اسلامی اصطلاحی لفظ ہے کوئی بے تہذیب لفظ نہیں ہاں اگر کوئی ہندو آریہ وغیرہ کسی نو مسلم کے حق میں لکہے تو اسکا یہ لکہنا غلط ہے کیونکہ وہ شخص اسلام ... اسلام سے الگ ... [illegible]

کی خاکروبی کو عزت جانتے ہیں۔ پہر ایسے سادہ عنوانوں سے مضمون ادا کرنا شرارت نہیں تو کیا ہے۔

اوپال! ؎ آپ ہی اپنے ذرہ جور و ستم کو دیکہو
ہم اگر عرض کرینگے تو شکایت ہوگی

سماجیو! ہماری تصانیف کو بہی دیکہو کہ تمہارے گرو کو (جس کو تم لوگ کوئی الہامی یا حقیقی بانی مذہب نہیں کہتے ہو بلکہ سماج کا ایک ممبر کہا کرتے ہو) ہم ہمیشہ "سوامی دیانند" لکہتے ہیں اور آئندہ کو بہی اسی لقب سے یاد کرینگے اور یاد رکہو کہ ہم تمہاری بدتہذیبی اور تمہارے پال کی نالائقی اور ظلم کیشی سے ایسا لکہنا نہ چہوڑینگے کیونکہ ہم کو ہماری مقدس کتاب نے حکم دیا ہے لَا یَجْرِمَنَّکُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ عَلٰٓی اَلَّا تَعْدِلُوْا اِعْدِلُوْا ھُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی یعنے کسی کے رنج میں انصاف نہ چہوڑ دینا بلکہ ہر حال میں انصاف ہی کرتے رہنا ؎

کفر ست در طریقت ما کینہ داشتن
آئینِ ماست سینہ چون آئینہ داشتن

چونکہ مسلمانوں کی برادری اسلام سے پیدا ہوتی ہے۔ نیز ہم اس وقت ذمہ دار صرف اسلام کے ہیں (گو ہماری تحقیق میں شاہان اسلام بہی اُن الزامات کے مجرم نہیں ہیں جو مرتد مذکور نے اُن پر لگائے ہیں تاہم اسلام کی بریت مقدم ہے) اس لئے سب سے پہلے ہم اسلام ہی کی مدافعت کرتے ہیں چنانچہ **تبر اسلام** کا پہلا حصہ انہی مذکورہ بالا عنوانوں کے جواب میں آپ دیکہینگے۔ انشاء اللہ تعالےٰ +

اطلاع۔ بوجہ اس کے کہ میری زیر ایڈیٹری رسالہ **مسلمان** ماہوار نکلتا ہی جس میں بہ نسبت الگ کتاب شائع کرنے کے اشاعت جلدی ہو سکتی ہے اس لئے **مسلمان** ہی میں جواب ہذا شائع کیا گیا۔ جو صاحب غیر خریدار مسلمان خرید نا چاہینگے اُن کو بہی یہ مضمون الگ کتاب کی صورت میں مل سکتا ہے +

خاکسار
ابو الوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل)

امرتسر
۹ فروری سنہ ۱۹۰۹ع

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

پانچویں فصل

محمد اور محمد کی تعلیم

اس فصل میں مرتد نے کوئی خاص اعتراض نہیں کیا۔ صرف اپنا منصب اور عہدہ بیان کیا ہے کہ میں گویا داروغہ صفائی ہوں کہ ہر مذہب والوں کی گندگی اندر سے نکالکر باہر لاتا ہوں تاکہ اون کے اندر صفا ہو جائیں۔ اس لئے مجھے لوگ برا کہتے ہیں۔ حالانکہ میں برا کام نہیں کرتا۔ چنانچہ اُسکے اپنے الفاظ یہہ ہیں کہ:۔

بعض ان میں سے یہ کہنے کے بغیر نہیں رہ سکتے میاں* کوئی اچھا کام کیا کر دیا گیا گند دہو رہے ہو ایسے رحم دل نازک مزاج انسانوں کو ہم سوائے اسکے کیا جواب دے سکتے ہیں کہ اچھا کام تم کرتے چلے جاؤ × × خوشبو تم جمع کرو بدبو کا خاتمہ ہم کرتے چلے جاتے ہیں (صفحہ ۸۳)

لیکن افسوس ہے کہ مرتد داروغہ صفائی بنکر بھی مثل مشہور کا مصداق رہا جو یہ ہے ؎

ملا۔ مصر۔ مشالچی سارے اکو بچ
ہوراں کرن اجالا آپ اندہیرے وچ

اس موقع پر حضرت مسیح کا قول مندرجہ انجیل کی تصدیق ہوتی ہے کہ

ظالم کو دوسرے کی آنکہہ کا تنکا نظر آتا ہے مگر اپنی آنکہہ کا شہتیر نہیں دیکھتا۔

دوسرے مذاہب کی تو آپ گندگی دہو رہے ہیں مگر اپنے گھر کی صفائی کا خیال ہی نہیں واقعی خدمت گذاری اسی کا نام ہے۔

کیا کبھی مرتد نے یہہ بھی لکھا کہ آریوں کے مذہب میں فلاں فلاں عیب ہے یا ویدوں کی

* (فداہ ابی و امی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم)

× میاں کیوں کہتے ہو لالہ کہو۔ کیا ابتک بھی لالہ نہ بنے۔ منہ۔

تعلیم میں بت پرستی اور عناصر پرستی ہے۔ یا آریہ دہرم کا وہ حیا سوز مسئلہ (نیوگ) اچھا نہیں یا بقول سوامی دیانند ویدک دہرم کا حکم کہ شادی ہوگان منع ہے مخالف قانون قدرت ہے۔ یا آریوں کے فرائض یومیہ۔ ہون۔ وغیرہ سب فضول ہیں یا مسئلہ تناسخ محض ڈہکوسلا ہے وغیرہ وغیرہ۔ ہاں اگر ان گندگیوں کو بھی ظاہر کرتے تو ہم جانتے کہ آپ واقعی داروغہ صفائی ہیں۔ سر دست تو ہم آپکی نسبت وہی فتوی صحیح سمجھتے ہیں جو کسی اور نے نہیں بلکہ تمہارے گرو بلکہ رشی۔ بلکہ مہارشی سوامی دیانندجی مہاراج نے تمہارے جیسوں کی نسبت دیکر لکھا ہے کہ

"اپنے ہی دہرم کو بڑا کہنا اور دوسرے کی مذمت کرنا جہالت کی بات ہے (ستیارتھ طبع اول صفحہ ۵۷)

اس فصل میں اور تو کوئی بات قابل ذکر نہیں البتہ ایک بات مرتد نے ٹھیک لکھی ہے کہ جناب سید الانبیا سرور عالم فخر آدم افتخار بنی آدم۔ احمد مجتبے **حضرت محمد مصطفے** فداہ ابی و امی صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم تسلیما کثیرا کثیرا کی نسبت اتنا اعتراف کیا ہے کہ

"ہم **محمد** (صلے اللہ علیہ وسلم) کی ثابت قدمی۔ اولو العزمی اور مستقل مزاجی کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتے" (صفحہ ۸۵)

اگرچہ مرتد کے اتنے اقرار سے حضور ممدوح اور حضور کے خدام کو کیا فائدہ پہونچ سکتا ہے لیکن ہم نے اس نقل سے یہ دکھانا ہے کہ مرتد مذکور اسلام کی ضد میں ایسا متوالا ہو رہا ہے کہ وہ اپنے اس قول کے برخلاف بھی اسی کتاب میں لکھتا ہے غور سے سنو! کہتا ہے کہ

محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کا دل ایک بے چین دل تھا جو بعض اوقات بے ڈھب طور پر بے صبر ہو جاتا تھا (صفحہ ۱۰۸)

ناظرین غور کیجئے کہ یہ دونوں فقرے ایک دوسرے کے صریح نقیض ہیں یا نہیں۔ کجا مستقل مزاجی اور کہاں بے صبری۔ اس موقعہ پر مجھے مرتد ہی کا قول یاد آیا کہ

عقلمندوں کو چاہئے کہ ایک بات پر قائم رہیں۔ وہ شخص جو اپنی بات پر قائم نہیں رہتا بلکہ گرگٹ کی طرح رنگ بدلتا ہے وہ ہرگز عاقل نہیں ہے۔ (تہذیب جلد دوم صفحہ ۱۵۷)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اوپال! ؎

آپ ہی اپنے ذرہ جور وستم کو دیکھو ہم اگر عرض کرینگے تو شکایت ہوگی

اس فصل کے اخیر میں مرتد نے مختصر لفظوں میں اپنی راۓ کا خلاصہ ظاہر کیا ہے جو ناظرین کے لئے اظہار راۓ کا موقع ہے لکھتا ہے کہ:۔

ایک جملے میں مسلمانوں کی اخلاقی حالت اور پہر جہاں جہاں وہ گئے ہر ایک قسم کی تنزل کی جڑ میں محمد اور محمد کی تعلیم کو ہی ذمہ وار گردانا جا سکتا ہو صفحہ ۸۶۔

کس قدر جھوٹ سفید جھوٹ نہیں سیاہ دروغ ہے۔ اول تو یہ بیہودہ بات ہو کہ مسلمانوں کے کاموں کا ذمہ وار اسلام اور بانئ اسلام ہے۔ اگر یہ صحیح ہے تو آریوں اور ہندؤں کے اعمال کا ذمہ وار ویدوں کو گردانا جائیگا۔ دوئم یہ بھی اغلب فریب ہے کہ مسلمان جہاں گئے تنزل ہوا۔ او ظالم! زیادہ نہیں تو سب سے پہلے عرب ہی کو دیکھ لیا ہوتا کہ کس تاریکی میں تھا اور پہر کیا ہو گیا یوں کہنے کو تو تم لوگ ہندوستان میں انگریزی حکومت کو بھی تنزل ہی کا موجب کہا کرتے ہو مگر کہنے اور ثابت کر دینے میں بہت فرق ہے۔ چونکہ یہ تمہارا دعویٰ ہے اور دلیل اس کی آئندہ فصلوں میں تم نے دی ہے پس بہتر ہے کہ ہم اُس دلیل ہی کو دیکھیں کیونکہ مدار کار دلیل ہی پر ہوتا ہے دعویٰ تو صرف زبانی بات کا نام ہے۔ واقعات کا نہیں ؎

نگفتہ ندارد کسے با تو کار + ولیکن چو گفتی دلیلش بیار

چھٹی فصل

محمدؐ کی بیقراری اور مستورات ہند کی آہ وزاری

اس فصل میں مرتد نے اسلامی پردہ پر سخت زہر اگلا ہے اسی مضمون کو کئی ایک صفحوں میں لکھا ہے۔ ضمناً حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے نکاح پر بھی معترض ہوا ہے مگر اپنی عادت

× (فداہ ابی و امی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم)

قدیمہ کے مطابق نہایت ہی استہزا اور تمسخر سے جو پنڈت لیکھرام کی تصانیف کا اثر بلکہ اُس سے بھی ترقی پر ہے پردے کے متعلق اسکے اپنے الفاظ یہ ہیں۔

محمدؐ کی ایک حرکت کروڑہا بندگان خدا کی آزادی کو چھیننے کا موجب ثابت ہوئی ہم اُسپر کوئی لمبی بحث نہیں کرنا چاہتے صرف اتنا ہی بتا دینا چاہتے ہیں کہ دنیا میں اس زہریلے پردہ کا موجد محمدؐ ہی ہے صفحہ ۸۷۔

جواب۔ گو بعض اشعار عرب سے قبل از اسلام بھی پردہ کا ثبوت ہو سکتا ہے لیکن ہم بطور فخر کہہ سکتے ہیں کہ بے شک اسلام ہی کو یہ فخر حاصل ہے کہ چونکہ بانی فطرت کی طرف سے ہے اس لئے انسانی فطرت کا اُس میں لحاظ کر کے پردے کا حکم دیا گیا ہے الحمد للہ ع الفضل ما شہدت بہ الاعداء (فضیلت وہ ہے جسکا دشمن بھی اعتراف کرے) کون نہیں جانتا کہ مرد عورت میں فعل انفعال کی ایک زبردست کشش ہے کہ کسی کے مٹانے سے مٹ نہیں سکتی۔ اس کشش مقناطیسی کا پور النقشہ اُس وقت مشاہدہ ہو سکتا ہے جب ہندؤں کی استریاں (عورتیں) شادیوں کے موقعہ پر پردے باندھ کر بازاروں میں چلتی ہیں تو دوکانداروں اور رہروؤں کی ٹکٹکی بندہ جاتی ہے۔ اگر اون سے کوئی کہے کہ بھئے کیوں ادہر دیکھتے ہو نگاہیں نیچی رکھو تو وہ جواب دیتے ہیں۔

؎ بل بے خود بینی زاہد کہ تیرے دیکھنے کو
منع کرتا ہے لو یہ اور تماشہ دیکھو

ایک اُدھر سے آواز دیتا ہے ؎

ہم ہوئے تم ہوئے کہ میر ہوئے — انہی زلفوں کے سب اسیر ہوئے

کوئی اُدھر سے جواب دیتا ہے ؎

کون رکھتا ہے بھلا ایسا جگر دیکھیں تو — یار ہو سامنے دیکھیں نہ اُدھر دیکھیں تو

کوئی چلاتا ہے ؎

ادا سے دیکھ لو جاتا رہے گلہ دل کا — بس اک نگاہ پہ ٹھہرا ہے فیصلہ دل کا

غرض جتنے منہ اتنی باتیں یہ تو ہوئیں منہ کی دل کی حالت کو کون جان سکتا ہے دل اور آنکھ کا تو مناظرہ ہی قائم ہو جاتا ہے جسکا خلاصہ یہ ہے کہ ؎

© rasailojaraid.com